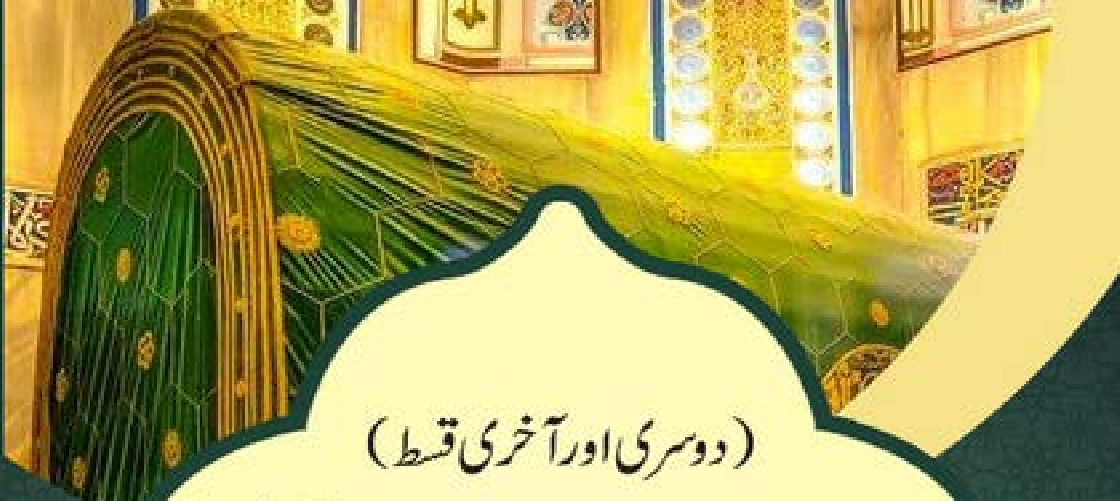

(دوسری اور آخری قسط)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو

مفتی محمد قاسم عطاری

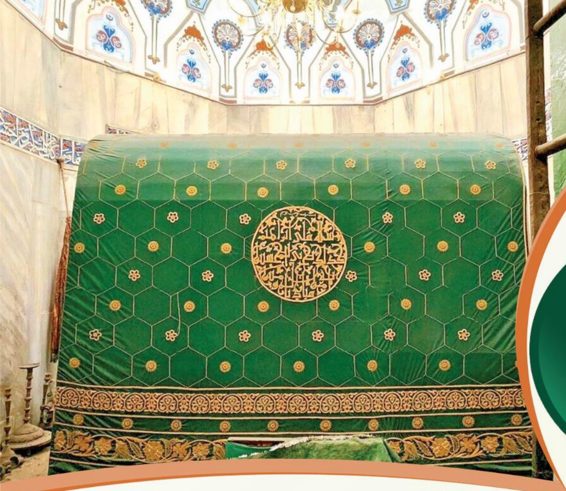

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو یاد کرو

(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

تبلیغِ حق میں آزمائشوں کا مقابلہ

دعوتِ توحید اور ردِّ شرک کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے جب آپ عَلَیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قوم کو بتوں کی بے بسی دکھانے کے لیے فرمایا کہ ان بتوں سے پوچھ لو کہ ان کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا تو قوم نے سدھرنے کی بجائے آپ عَلَیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کو آگ میں جلادینے کا فیصلہ کیا، جس کے مقابلے میں آپ عَلَیہ الصّلوٰۃُ والسّلام ثابت قدم رہے اور خداوند کریم نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ(۶۸) قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ(۶۹) ﴾ ترجمہ کنز العرفان: بولے: ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (پ17، الانبیآء:68، 69)

پھر راہِ خدا میں ہجرت بھی کی اور اپنے وطن، علاقے اور لوگوں کو خدا کی خاطر چھوڑ دیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ آپ عَلَیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے فرمایا: ﴿ وَ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ(۹۹) ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور ابراہیم نے کہا: بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا۔

(پ23، الصّٰٓفّٰت:99)

محبتِ الٰہی

حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی سیرتِ طیبہ میں محبتِ الٰہی کا عنصر بہت غالب نظر آتا ہے کہ محبت کے ثبوت کی سب سے بڑی دلیل محبوب کی خاطر ہر شے کو قربان کردینا ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اس کا عملی ثبوت دیا۔ آپ عَلَیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اپنی جان قربانی کے لیے پیش کر دی، جیسا کہ فرمایا گیا: ﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ(۶۸) قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ(۶۹) ﴾ ترجمہ کنز العرفان: بولے: ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (پ17، الانبیآء:68، 69) آپ عَلَیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے اپنے اکلوتے پیارے بیٹے کو خدا کی محبت میں قربانی کے لیے پیش کر دیا، چنانچہ فرمایا: ﴿ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰىؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۰۲) ﴾ ترجمہ کنز العرفان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا:

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔(پ23، الصّٰفّٰت:102) **پھر خدا کی محبت میں، خدا کے حکم پر اپنی اولاد کو بیابان میں چھوڑ دیا، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:**

﴿رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ-رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ(۳۷)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تُو لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہو جائیں۔

(پ13، ابراھیم:37)

بلکہ آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی پوری زندگی ہی خدا کی محبت میں وقف کردی اور حقیقت میں اس آیت کے مصداق بن گئے۔ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۶۲)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔(پ8، الانعام:162) اور فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِؕ(۸۲)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جس سے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔(پ19، الشعرآء:82) اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب کی بارگاہ میں اسی سے امید رکھنا اور اُس کی رضا کا طالب رہنا بھی رب کی محبت کی نشانی ہے۔

آزمائشوں میں کامیابی

حضرت سیدنا ابراھیم علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہر امتحان میں کامیاب رہے حتی کہ رب کریم نے خود اُن کی کامیابی کا اعلان فرمایا، چنانچہ ایک جگہ فرمایا: ﴿وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ابراھیم کو اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا۔(پ1، البقرۃ:124) اور ایک جگہ فرمایا: ﴿وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤى(۳۷)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ابراھیم کے جس نے (احکام کو) پوری طرح ادا کیا۔(پ27، النجم:37)

اور ایک جگہ ان کی تاریخی کامیابی کو یوں بیان فرمایا: ﴿فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِۚ(۱۰۳) وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُۙ(۱۰۴) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَاۚ-اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(۱۰۵) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ(۱۰۶) وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ(۱۰۷) وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَۖ(۱۰۸) سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ(۱۰۹) كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(۱۱۰) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ(۱۱۱)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تو جب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکادی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ)۔ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراھیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا۔ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ ابراھیم پر سلام ہو۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں۔(پ23، الصّٰفّٰت:103 تا 111)

شکر

حضرت سیدنا ابراھیم علٰی نَبِیِّنا وعَلَیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عادتِ شکر کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اُس کے احسانات پر شکر کرنے والے۔(پ14، النحل:121)

صبر وحلم وشفقت علی الخلق

حضرت سیدنا ابراھیم علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے صبر کا اظہار تو آپ کے ہر امتحان سے ہوتا ہے اور قومِ لوط سے عذاب مؤخر کرنے پر اِصرار کی وجہ سے آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے حِلم اور مخلوق پر شفقت کی گواہی بھی قرآن مجید نے دی ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ(۷۵)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے۔(پ12، ھود:75)

رجوع الی اللہ

ہر معاملے میں خدا کی طرف رجوع کرنا اور بار بار اللہ کریم کی طرف رجوع کرنا اور اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے رہنا اور اس سے دعا کرتے رہنا خدا کے پسندیدہ بندوں کے اوصاف میں سے ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی قرآن مجید میں مذکور کثیر دعائیں اِن تمام اُمور کی دلیل ہیں۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ﴿وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِؕ(۸۲)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جس سے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔(پ19، الشعرآء:82)

ایک مقام پر خدا کی مہربانیوں اور اس کے حضور توجہ کا یوں ذکر فرمایا: ﴿الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِۙ(۷۸) وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِۙ(۷۹) وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِﭪ(۸۰) وَ الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِۙ(۸۱)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا۔(پ19، الشعرآء:78تا81)

ایک جگہ ساری دنیا سے منہ پھیر کر رب کی طرف رجوع کا یوں ذکر کیا: ﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَۚ(۷۹)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: میں نے ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ (پ7، الانعام:79) ایک جگہ فرمایا: ﴿اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ(۹۹)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا۔(پ23، الصّٰٓفّٰت:99)

کامل الایمان، بلند ہمت، صابر و شاکر، حلیم و منیب حضرت سیدنا ابراہیم علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی زندگی کے چند گوشوں پر کلام کیا گیا۔ اِن سب اَوصاف کو ہمیں عملاً اپنانے کی ضرورت ہے، کہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں ہمارے لیے بہترین رہنمائی اور نورِ ہدایت موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی سیرتی خوبی کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۚ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔ (پ28، الممتحنۃ:4) آج ہمیں آپ عَلَیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے وجود میں خدا سے محبت، مخلوق پر شفقت، خدا کی طرف کثرت سے رجوع، آزمائشوں اور تکلیفوں پر صبر، رضائے الٰہی کی طلب، ہر حال میں حق گوئی اور ایمانِ کامل سے اپنے دل کو منور کرنے کی حاجت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت سیدنا ابراہیم علٰی نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کا فیضان نصیب فرمائے۔ آمین

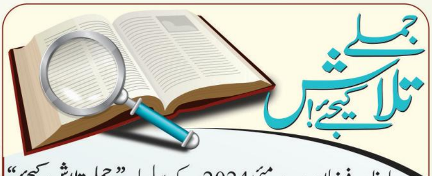

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2024ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد احسان (لاہور) 2 بنتِ حافظ زبیر (خوشاب) 3 میلاد رضا (حافظ آباد)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 نیکی کیا ہے؟ ص54 2 حروف ملایئے، ص54 3 تھوڑا کھانا پورا ہو گیا، ص 58 4 خطبے کے دوران، ص 56 5 بچّوں کی ہچکچاہٹ بھگائیں، ص60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ● سعید ثاقب (پیر محل) ● بنتِ محمد انور (حاصل پور) ● محمد مہتاب (ڈسکہ) ● اسد رضا (راولپنڈی) ● بنتِ محمد یوسف (علی پور چٹھہ) ● بنتِ اقبال (قصور) ● بنتِ عباس (احمد پور شرقیہ) ● محمد اویس رضا (فیصل آباد) ● بنتِ طاہر عباس (میانوالی) ● بنتِ عقیل (لاہور) ● بنتِ علی شیر عطّاریہ (رحیم یار خان) ● حمزہ (کراچی)۔